Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

یوم بدھ — قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۴ر شعبان ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۳ر ظہور ۱۳۵۴ہش ۔ ۱۳ر اگست ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۸۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب خاص توجہ سے دُعائیں جاری رکھیں

لندن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ معہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی (حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ) و دیگر ارکانِ قافلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیروعافیت ہیں حضور طبی معائنہ اور علاج کی غرض سے وہاں تشریف لے گئے ہیں۔ چنانچہ طبی مشورہ شروع کر دیا گیا ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور خشوع و خضوع کے ساتھ التزاماً دعائیں فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ حضور کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور حضور بخیریت اس سفر سے واپس تشریف لائیں۔ آمین

پاکستان کے تمام باشندے بلا امتیاز اس مملکت کے مساوی شہری ہیں

تمہارے حقوق و فرائض بالکل مساوی ہیں مملکت کو اس سے کوئی تعلق نہیں کہ تمہارا مذہب اور عقیدہ کیا ہے

قیامِ پاکستان کے موقع پر قائدِ اعظم محمد علی جناح کی یادگار تقریر

آج سے ۲۸ برس قبل اگست ۱۹۴۷ء میں قائدِ اعظم محمد علی جناح نے پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں ایک یادگار تقریر ارشاد فرمائی تھی جس میں آپ نے مملکتِ خداداد پاکستان کی آئیڈیالوجی کی تصریح فرمائی تھی اس تقریر کے چند اقتباس درجِ ذیل کئے جاتے ہیں:۔

"اگر ہم پاکستان کی اس عظیم مملکت کو خرم و خوش حال بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیئے کہ ہم باشندوں کی خصوصاً عوام اور غرباء کی فلاح و بہبود پر اپنی تمام کوششیں مرتکز کر دیں۔ اگر تم باہم تعاون سے کام کرو گے۔ ماضی کو بھول جاؤ گے اور مخالفتوں کو ترک کر دو گے تو تم لازماً کامیاب ہو جاؤ گے۔ اگر تم اپنے ماضی کو بدل دو گے اور اس سپرٹ میں متحد ہو کر کام کرو گے کہ تم میں سے ہر ایک خواہ وہ کسی قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ خواہ ماضی میں اس کے تعلقات تمہارے ساتھ کیسے ہی رہے ہیں۔ خواہ اس کا رنگ، اس کی ذات اور اس کا عقیدہ کچھ بھی ہو اوّل دوم اور آخر اس مملکت کا شہری ہے جس کے حقوق و فرائض بالکل مساوی ہیں تو تمہارے عروج و ارتقاء کی کوئی انتہاء نہ ہوگی۔ ... میں اِس معاملے پر انتہائی زور دینا چاہتا ہوں کہ تم آزاد ہو۔ اِس مملکتِ پاکستان میں، تم اپنے مندروں میں آزادانہ جا سکتے ہو اور مساجد اور دوسری عبادت گاہوں میں بھی جا سکتے ہیں تم آزاد ہو، تمہارا مذہب، تمہاری ذات، تمہارا عقیدہ کچھ بھی ہو کاروبارِ مملکت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ ہمارا آغاز ایسے ایّام میں ہو رہا ہے جب ایک قوم اور دوسری قوم، ایک ذات اور ملک اور دوسری ذات اور ملک کے درمیان کوئی فرق و امتیاز نہیں رہا۔ ہم اِس بنیادی اصول کی بناء پر آغازِ کار کر رہے ہیں کہ ہم تمام شہری ہیں۔ اِس مملکت کے مساوی شہری ہیں۔"

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ ۲۱۴)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ر ظہور۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

گذشتہ دو چار دنوں سے دائیں ٹانگ میں شدید درد ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں خاص برکت بخشے۔ آمین

محترم نواب محمد احمد خان صاحب تاحال کراچی میں مقیم ہیں اور وہاں آپ کا علاج جاری ہے۔ آپ بہت کمزور ہو گئے ہیں وزن بھی کم ہوتا جا رہا ہے۔

احباب خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل و کرم سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے مکرم محمد انیس الرحمٰن صاحب صادق شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کو ۵ر اگست بروز منگل تیسرا بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم قدرت اللہ صاحب کی احمد نگر ضلع دیناجپور کا پوتا اور مکرم مولوی نور الدین صاحب معلم وقفِ جدید کا نواسہ ہے۔ بچے کا نام محمود الرحمٰن تجویز کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ خادمِ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین کا باعث ہو۔ آمین (ابو العطاء)

اعلانِ تعطیل

کل مورخہ ۱۴ر اگست کو پاکستان کے یومِ آزادی کی تقریب سعید پر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی اس لئے ۱۵ر اگست کا پرچہ شائع نہ ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۳ ظہور ۱۳۵۴ ہش

۱۳ اگست ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یومِ آزادی کی مبارک تقریب

۱۴ اگست —— پاکستان کا یوم آزادی ہے۔ آج سے ۲۸ برس قبل اسی تاریخ کو اللہ تعالیٰ نے ہمیں آزادی کی نعمت سے سرفراز فرمایا تھا۔ ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اپنی آزادی کی اٹھائیسویں سالگرہ مناتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدائے قادر و توانا اس تقریب سعید کو تمام اہلِ پاکستان کے لئے بابرکت کرے اور ہمیں حقیقی معنوں میں نعمت آزادی کی قدر کرنے اور ایک آزاد مملکت کے شہری ہونے کے لحاظ سے ان پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں کماحقہٗ ادا کرنے کی توفیق بخشے آمین

زندہ اور باوقار اقوام کے لئے ایسی قومی تقاریب اپنے انفرادی اور اجتماعی افکار و اعمال کا محاسبہ کرنے اور جائزہ لینے کے مواقع بہم پہنچاتی ہیں۔ وہ سوچتی اور غور کرتی ہیں کہ ہمارے قائدین نے آزادی کے تحفظ اور ملی ترقی اور بقاء کیلئے کونسے بنیادی اصول وضع کئے تھے، کونسی منزل متعین کی تھی، کن بلند مقاصد کا اظہار کیا تھا اور کن عزائم کے ساتھ اس مملکت کی بنیاد رکھی تھی اور ہم کس حد تک ان مقاصد و عزائم کو پورا کر رہے ہیں وہ اپنی خامیوں کا جائزہ لیتی ہیں اور پھر انہیں دُور کرنے کی کوشش کرتی ہیں تاکہ ملک تعمیر و ترقی کی راہ پر تیزی سے گامزن رہے۔ اور پیش آمدہ مشکلات اور رکاوٹیں دُور ہوتی چلی جائیں۔

اسی نہج پر آج ہر پاکستانی کو سوچنا اور غور کرنا چاہیئے تاکہ وہ صحیح نتیجہ پر پہنچ سکے اور وطن عزیز کی تعمیر و ترقی میں مقدور بھر حصہ لے سکے!

قائد اعظم محمد علی جناح مملکت پاکستان کے بانی تھے۔ دوست دشمن سب معترف ہیں کہ آپ غیر معمولی طور پر نہایت ذہین بالغ نظر، دُور بین اور صاحب فراست سیاسی لیڈر تھے۔ اقوامِ عالم کے عروج و زوال کے اسباب، ہمسایہ قوموں کی ذہنیت اور قومی اور ملی ترقی کے ذرائع پر گہری نظر رکھتے تھے۔ مملکت کی بنیاد رکھتے ہی آپ نے جس قیمتی اور زرّین اصول کا اعلان کیا تھا حق یہ ہے کہ وہ ہماری ترقی اور عروج کیلئے بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ آپ نے فرمایا:-

"تم ماضی کو اب بدل ڈالو! اور اس سپرٹ کے ساتھ مل کر کام کرو کہ تم میں سے کسی شخص کا رنگ، مسلک اور مذہب خواہ کچھ ہو۔ بہرحال تم اوّل و آخر اس مملکت کے شہری ہو اور تم سب کے حقوق و مفادات اور فرائض و واجبات یکساں اور برابر ہیں۔ اگر تم اس طرح کام کرو گے تو تمہاری ترقی کی کوئی حد نہ ہوگی۔ . . . . میں پھر یہی کہتا ہوں کہ ہمیں اب اسی روح کے ساتھ کام کرنا چاہیئے۔ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اکثریتی فرقہ اور اقلیتی فرقہ۔ ہندو اور مسلم کے تمام تفرقے۔ پھر مسلمانوں میں پٹھان۔ پنجابی اور سُنّی شیعہ کے جھگڑے . . . . خود بخود مٹ جائیں گے۔ . . . . اگر ہم نے ایسا کیا تو پھر ہندو ہندو نہیں رہے گا اور مسلمان مسلمان نہیں رہے گا۔ مذہبی طور پر نہیں کیونکہ اس کا تعلق تو ہر انسان کے ذاتی عقیدہ سے ہے بلکہ صرف ایک مملکت کے شہری ہونے کی سیاسی اصطلاح اور اس کے مفہوم میں۔"

قائد اعظم کا یہ ارشاد پاکستان کی بقاء اور ترقی اور اس کے مستقبل کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے اگر اس ارشاد کو عملی جامہ پہنایا جاتا تو یقیناً ملک صوبائی، لسانی اور فرقہ دارانہ عصبیت سے بچا رہتا اور اسے وہ [illegible] جو صوبائی۔ لسانی اور فرقہ دارانہ کشمکش اور سقوط ڈھاکہ کے عظیم المیہ کی صورت میں اسے برداشت کرنے پڑے۔

ضرورت ہے اس امر کی کہ قائد اعظم کے بیان فرمودہ اصول کو اپنایا جائے اور اسے اختیار کیا جائے تاکہ ملک میں قومی یکجہتی کو فروغ حاصل ہو۔ اتحاد و اتفاق کی رُوح ترقی کرے اور ملک تعمیر و ترقی کی راہ پر تیزی کے ساتھ گامزن ہو۔

ملک کی محبت کو ہمارے آقا اور سردار سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کا ایک حصہ قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے ہر دور اور ہر زمانہ میں وطن عزیز کی خاطر کسی قربانی سے کبھی دریغ نہیں کیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موجودہ ایام میں بالخصوص احبابِ جماعت کو وطنِ عزیز کے لئے دعائیں کرنے کی خاص طور پر تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ نے موجودہ سفر بیرون ملک جانے سے پہلے احبابِ جماعت کے نام جو پیغام دیا ہے اس میں بھی خاص طور پر یہ ارشاد فرمایا ہے کہ:-

"جہاں آپ میرے لئے اور جماعت کے لئے دُعائیں کر رہے ہونگے وہاں اپنے عزیز وطن کے لئے بھی دُعائیں کریں کہ خوشحالی، استحکام اور ترقیات کے سامان پیدا ہوں"

آیئے! ہم سب بہ صمیمِ قلب اپنے ملک کے استحکام اور ترقی کے لئے دُعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ سے یہ توفیق چاہیں کہ وہ ہمیں بے لوث رنگ میں اپنے ملک کی خدمت کرنے اور اس کی خاطر ہر قربانی پیش کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

دُعا

بجواب محبت بھرا پیغام فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ

(بحوالہ الفضل ۶ راگست ۱۹۷۵ء)

"الفضل" نے دیا جو محبت بھرا پیام
دِل سے دُعا یہ نکلی کہ تم پر بھی ہو سلام
بہرِ علاج عزمِ سفر کامیاب ہو
شافی خدا عطا کرے کامل شفا کا جام
سبطِ مسیحِ پاک کا نکلا ہے کارواں
اِس کارواں پہ سایۂ رحمت رہے مدام
ہوگا ہمارے صبر و تحمل کا امتحاں
جب تک نہ پھر سے جلوہ نما ہو مہِ تمام
یارب ہمیں نصیب رہے جادۂ وفا
تیری رضا کی جنّتیں حاصل ہوں صبح و شام
اُن خوش نصیب رُوحوں کی سُن لی ہے تُو نے پھر
تھیں جو دیارِ غیر میں مُدّت سے تشنہ کام
مہدی کے جانشین ہیں سالارِ قافلہ
ہر سمت جلوہ گر ہوں بصد تزک و احتشام
"ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ"
ہر آن رہنما رہے اللہ کا کلام
مولا! بلند غلغلہ ہو تیرے دین کا
چمکے بلادِ غرب میں ختم الرسلؐ کا نام
خوشبوئے بزمِ یار کو پھیلائیں ہر جگہ
جب تک دیارِ غیر میں اُن کا رہے قیام
شیدا یہ منتظر ہے کہ جلد آئے وہ گھڑی
ہم پہ ہو نُور بار ہمارا مہِ تمام
پھر درمیاں ہمارے وہ آئے بصد جمال
پائیں حیاتِ نو مرے گلشن کے صبح و شام

قیصر احمد واقفِ زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور مہدی اور نواب سید صدیق حسن خان

(سلطان احمد پیرکوٹی)

(۸)

سنت اللہ اس طور پر جاری ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہر فرستادہ اور مامور کی مخالفت ہوتی ہے۔ اس کے رستہ میں روڑے اٹکائے جاتے ہیں۔ اسے گمراہ قرار دیا جاتا ہے۔ جھوٹا اور مفتری بنایا جاتا ہے اور اسے اپنے طور و طریق پر چلنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ پس ضروری تھا کہ امام مہدی کا جب ظہور ہو تو ان کی بھی مخالفت کی جائے۔ انہیں بھی کافر و ملحد قرار دیا جائے۔ انہیں بھی گمراہ۔ جھوٹا اور مفتری بنایا جائے۔ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے نواب سید صدیق حسن خان نے اپنی کتاب "حجج الکرامہ فی آثار القیامۃ" میں تحریر فرمایا ہے کہ

"چوں مہدی علیہ السلام مقاتلہ بر احیاء سنت و اماتت بدعت فرماید علماء وقت کہ خوگر تقلید فقہاء و اقتداء مشائخ و آباء خود باشند گویند ایں مرد خانہ برانداز دین و ملت ماست و بمخالفت برخیزند و بحسب عادت خود حکم بتکفیر و تضلیل وی کنند"

(صفحہ ۳۶۳)

یعنی امام مہدی علیہ السلام چونکہ احیاء سنت فرمائیں گے اور بدعات مٹائیں گے۔ اس لئے اس وقت کے علماء جو فقہاء کی تقلید کے خوگر و عادی ہوں گے اور اپنے مشائخ اور آباؤ اجداد کی پیروی کرتے ہوں گے کہیں گے کہ یہ شخص ہمارے دین اور ہمارے طریق کو تباہ کرنے والا ہے۔ پھر وہ اس کے مقابلہ پر مخالفت کا طوفان بپا کریں گے اور حسب عادت اس پر کفر کے فتوے لگائیں گے اور اسے گمراہ قرار دیں گے

(۹)

نواب سید صدیق حسن خان نے امام مہدی . . . کے متعلق صحیح مسلم کی ایک حدیث نقل ہے کہ

(۲)

"خلیفۃ اللہ المہدی چوں بشنوید بیائید او را و بیعت کنید اگرچہ رفتن او نتواند بدو دست و شکم برف"

(صفحہ ۳۴۲)

تم جب خلیفۃ اللہ المہدی کے ظہور کی خبر سنو تو اس کے پاس جاؤ اور اس کی بیعت کرو۔ چاہے تمہیں دونوں ہاتھوں اور پیٹ کے بل برف پر چل کر اس کے پاس جانا پڑے۔

نیز حاکم کی اس روایت کو درج فرمایا ہے کہ

"من ادرک منکم عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فلیقرأ منی السلام" (صفحہ ۳۴۵)

تم میں سے جو عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے وہ اسے میری طرف سے سلام پہنچا دے۔

ان احادیث پر عمل کرنے کی تمنائیں مسلمانوں کے ہر رنگ کے دل میں تھی۔ ہر دل میں یہ تڑپ تھی کہ اللہ تعالیٰ اسے امام مہدی کے دیکھنے اس کو قبول کرنے اور اس تک سلام نبوی پہنچانے کا موقع نصیب کرے اس سلسلہ میں حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان کے دل میں زمانہ مہدی کے پانے کی تمنا ضرور تھی۔ لیکن

"من اولی قوم بایں تمنا از طاؤس رحمۃ اللہ تعالیٰ زیرا او زمان وی از زمان ظہور مہدی موعود بعید تمام داشت و زمانہ من ان شاء اللہ تعالیٰ بمعاصرت نزدیکست"

(ایضاً)

آپ کی نسبت مجھے بدرجہ اولیٰ یہ تمنا ہے کہ میں حضرت امام مہدی کا زمانہ پاؤں کیونکہ آپ کا زمانہ حضرت امام مہدی کے زمانہ سے بہت دور تھا اور میرا زمانہ انشاء اللہ ان کے زمانہ کا ہم عصر ہوگا۔

پھر فرماتے ہیں:

"ایں دور افتادہ نزدیکی طلب را حرص تمام ست کہ اگر عہد سعادت مہد حضرت روح اللہ سلام اللہ علیہ وعلی نبینا علیہ التحیات والصلوٰۃ دریابد اول کسے کہ تحفہ سلام سنت الاسلام از جانب خیر الانام محمد صلعم رساند"

(ایضاً)

کہ میری دلی تمنا ہے کہ اگر حضرت روح اللہ علیہ السلام کا زمانہ پاؤں تو سب سے پہلے انہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچاؤں۔

اور پھر یہیں پر بس نہیں کی بلکہ مشائخ اور ائمہ سلف کی پیروی میں آپ نے اپنی اولاد کے نام یہ وصیت لکھ دی کہ اگر مجھے یہ سعادت نصیب نہ ہو تو تم اس سعادت سے محروم نہ رہنا۔ امام مہدی علیہ السلام کی

- - - - - -

زیارت و بیعت اور خدمت و جانثاری اور حضرت روح اللہ علیہ السلام کو سلام نبوی پہنچانے میں کوئی کوتاہی نہ کرنا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"من نیز باولاد سعید و اخلاف حمید خود بارک اللہ تعالیٰ فیہم و لہم و علیہم بمایجب و یرضاہ وصیت و نصیحت میکنم کہ اگر بتقدیر الٰہی از ادراک ایں سعادت عظمیٰ و موہبت کبریٰ محروم مانم و عمر مستعارم وفا نکند البتہ هرگز از خود تقصیری در ابلاغ ایں سلام برکت انجام ببعثت التسلیم راضی نشوند و خویش را از دریافت ایں نعمت بے بدل و نصرت مہدی و عیسیٰ علیہما السلام بجان و مال معذور و مقصور و مجبور ندارند تا توانند در رسانیدن سلام نبوی و التزام خدمت و جان نثاری جناب امام عالی مقام و حضرت روح اللہ علیہ السلام دریغ ننمایند"

(ایضاً)

یعنی میں اپنی اولاد کو یہ وصیت اور نصیحت کرتا ہوں کہ اگر تقدیر الٰہی نے مجھے اس سعادت عظمیٰ سے محروم رکھا اور عمر مستعار نے مجھ سے وفا نہ کی تو انہیں سلام نبوی پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھنی چاہیئے اور اس نعمت بے بدل کی تلاش اور مہدی و عیسیٰ علیہما السلام کی جان و مال سے مدد کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے اور ان تک سلام نبوی پہنچانے اور التزام خدمت و جان نثاری میں دریغ

مسیح موعود کے ظہور کا وقت گذر گیا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں

"ظاہر ہے کہ ہزار ششم گذر گیا اور اب قریباً پچاسواں سال اس پر زیادہ جا رہا ہے۔ اور اب دنیا ہزار ہفتم کو لپیٹ رہی ہے اور صدی کے سر پر سے سترہ برس گذر گئے اور خسوف کسوف پر بھی کئی سال گذر چکے اور اونٹوں کی جگہ ریل کی سواری بھی نکل آئی۔ پس قیامت تک کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں مسیح موعود ہوں کیونکہ اب مسیح موعود کی پیدائش اور اس کے ظہور کا وقت گذر گیا۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۵۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسلامی خدمات غیروں کی نظر میں

مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شاہد کاٹھگڑھی مربی سلسلہ

۲۶ رمئی جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک اہم دن ہے یہ مہدی معہود اور مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کا دن ہے۔ یعنی ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو آپ دنیائے فانی سے کوچ کر کے عالم بقاء کی طرف رحلت فرما گئے تھے۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ اُس مسیح محمدی کا یوم وفات ہے جس کی اُمّت کے آقا و مطاع سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی واضح فرمودہ پیشگوئیوں کے مطابق تیرھویں صدی ہجری کے آخری حصہ میں اور چودھویں صدی کے شروع میں امت محمدیہ کے بہت سے علماء عظام اور اولیاء اللہ کو شدید انتظار تھی۔

ہاں ہاں وہ جس کی حالات زمانہ کے لحاظ سے انتہائی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ کیونکہ اس وقت یورپین اقوام کے دنیوی و مادی عروج اور عیسائی اقوام کے تفوق و غلبہ اور اُن کی دنیا کے اکثر حصہ پر زبردست حکومت کو دیکھ کر مسلمانان عالم خاص طور پر مسلمانان برصغیر ہند و پاک احساس کمتری کا شکار تھے اور بعض اسلام کا درد رکھنے والے علماء اور لیڈر بھی مسلمانوں کی اندرونی کمزوری اور باہمی نا اتفاقی کا مشاہدہ کرتے ہوئے سخت بددل اور مایوس ہو رہے تھے۔ انہیں اس عظیم الشان وجود اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی بیٹے کی انتہائی ضرورت تھی اور اُن کی حضور علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق شدید انتظار کر رہے تھے۔ بلکہ انتظار میں بے تاب و بیقرار ہو رہے تھے۔ سو عین ضرورت کے موقعہ پر جب کہ انتظار بھی کی جا رہی تھی۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح و مہدی کا منصب عطا فرما کر مبعوث فرمایا۔ آپ نے خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے دعویٰ ماموریت سے پہلے بھی اور مامور ہونے کے بعد بھی مسلسل دن رات تن من دھن کی بازی لگا کر اسلام کی مدافعت کو روز روشن کی طرح ثابت کیا۔ اس کا حسین دفاع کیا غیر مسلموں کے اسلام کے خلاف کئے جانے والے اعتراضات کے مسکت جواب دیتے ہوئے اسلام کی خوبیوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بے مثال عظیم الشان کمالات و معجزات ظاہر کئے۔ اور قیامت تک کے لئے غلبہ اسلام کے لئے عظیم مہم جاری فرما دی اور بیش بہا قیمتی علمی لٹریچر یادگار چھوڑ کر اسلام کی شاندار اور کامیاب مدافعت فرما کر اور بفضل و تائید خدا تعالیٰ گلشن محمدی کو از سر نو سرسبز و شاداب اور پُر رونق بنا کر (خدائی الہامات و اطلاعات کے عین مطابق) ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو خوش و خرم اور مظفر و منصور خدا تعالیٰ کے حضور پہنچ گئے۔

اس جگہ خاکسار غیر از جماعت مشاہیر کے وہ اقتباس جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ٹھوس اور شاندار اسلامی خدمات پر جو بہت عمدہ خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے عرض کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ بعض کہنے والے یہ بھی کہہ دیا کرتے ہیں کہ ماننے والے تو جسے مانتے ہیں اُس کی تعریف ہی کرتے ہیں درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اسلئے خاکسار غیروں کے خیالات پیش کرتا ہے۔ والفضل ما شهدت به الاعداء۔

۱۔ مشہور و معروف اخبار "وکیل" نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر لکھا:۔

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت ہو کے خفتگانِ خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا ...... دنیا سے اٹھ گیا (یعنی دنیا نے اس کی قدر نہیں کی) مرزا غلام احمد صاحب قادیان کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو۔ ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ ......

مرزا صاحب کی اس رحلت نے ان کے بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ہاں تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص اُن سے جدا ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا بھی جو اس کی ذات کے ساتھ وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جاوے۔

مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر اُن سے ظہور میں آیا۔ قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جب کہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے۔ ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑا دئے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا۔

غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں کھڑے ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا۔ اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں بھی مرزا صاحب نے اسلام کی بہت خاص خدمت انجام دی ہے ان کے آریہ سماج کے مقابل کی تحریروں سے اس دعوے پر نہایت صاف روشنی پڑتی ہے کہ آئندہ ہماری مدافعت کا سلسلہ خواہ کس درجہ وسیع ہو جائے ناممکن ہے کہ یہ تحریریں نظر انداز کی جا سکیں۔

فطری ذہانت، مشق و مہارت اور مسلسل بحث و مباحثہ کی عادت نے مرزا صاحب میں ایک خاص شان پیدا کر دی تھی اپنے مذہب کے علاوہ مذاہب غیر پر ان کی نظر نہایت وسیع تھی اور وہ اپنے ان معلومات کو نہایت سلیقہ سے استعمال کر سکتے تھے۔ تبلیغ و تلقین سے یہ ملکہ ان میں پیدا ہو گیا تھا کہ مخاطب کسی قابلیت یا کسی مشرب و ملت کا ہو اُن کے برجستہ جواب سے ایک دفعہ ضرور گہرے فکر میں پڑ جاتا تھا۔ ہندوستان آج مذاہب کا عجائب خانہ ہے اور جس کثرت سے چھوٹے بڑے مذاہب یہاں موجود ہیں اور باہمی کشمکش سے اپنی موجودگی ثابت کرتے رہتے ہیں۔ اس کی نظیر غالباً دنیا کی کسی جگہ نہیں مل سکتی۔ مرزا صاحب کا دعوے تھا کہ میں ان سب کے لئے حکم و عدل ہوں لیکن اس میں کلام نہیں کہ ان مختلف مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایاں کر دینے کی ان میں بہت مخصوص قابلیت تھی اور یہ نتیجہ تھی ان کی فطری استعداد کا ذوق مطالعہ اور کثرت مشق کا۔ آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو جو اپنی اعلیٰ خواہشیں اس طرح مذاہب کے مطالعہ میں صرف کر دے۔"

(اخبار وکیل امرتسر جون ۱۹۰۸ء
بحوالہ تبلیغ ہدایت)

۲۔ دہلی کے اخبار کرزن گزٹ کے ایڈیٹر مرزا حیرت دہلوی نے لکھا:۔

"مرحوم (یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۔ ناقل) کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی انجام دی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا ...... اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اسکے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندی ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں ...... اس کا پُر زور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے اور واقعی اسکی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔" (کرزن گزٹ دہلی یکم جون ۱۹۰۸ء
بحوالہ تبلیغ ہدایت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۴)

مسل نمبر ۲۲۱۶۲

میں آسیہ بیگم زوجہ خلیل احمد صاحب راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۶-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر ۲۵۰۰/- روپیہ کے عوض زیورات وزنی ۱۰ تولہ موجودہ قیمت ۷۰۰۰/- روپے
۲- ایک عدد رسٹ واچ مالیتی ۱۰۰/- روپے
۳- ایک عدد سلائی مشین قیمتی ۲۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۵/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از طرف خاوند ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ آسیہ خلیل زوجہ خلیل احمد صاحب کنری پاک ضلع تھرپارکر سندھ۔
گواہ شد۔ خلیل احمد (خاوند موصیہ) کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی کنری پاک۔
گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر۔

مسل نمبر ۲۲۱۶۴

میں میاں لطیف احمد ولد میاں ناصر علی صاحب قوم تمیم پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۲-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰۵/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ لطیف احمد تمیم حال نیشنل سیونگ آفیسر نیشنل سیونگ سنٹر انس مارکیٹ ربوہ۔
گواہ شد۔ ماسٹر علی محمد سیکرٹری مال جھنگ صدر۔
گواہ شد۔ ناصر علی صدر موچیاں جھنگ صدر۔

مسل نمبر ۲۲۱۶۵

میں سردار بی بی بیوہ چوہدری لعل خان صاحب مرحوم۔ قوم چھٹہ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال۔ بیعت ۱۹-۶-۷۵ ساکن سلہو کی ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۶-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ ۵۰۰/- روپے
۲- زیور طلائی وزنی ۵ تولہ مالیتی ۹۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سردار بی بی ساکن سلہو کی ضلع گوجرانوالہ
گواہ شد۔ ظفر اللہ خان سیکرٹری مال سلہو کی ضلع گوجرانوالہ۔
گواہ شد۔ غلام رسول معلم اصلاح و ارشاد ڈاہرانوالی ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۲۱۶۶

میں مقبول بیگم زوجہ ڈاکٹر چوہدری خورشید احمد صاحب قوم جٹ۔ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۱-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰/- روپے
۲- زیور طلائی وزنی ۳/۴ ۱ تولہ مالیتی ۱۲۲۵/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مقبول بیگم معرفت مبشر احمد صاحب انسپکٹر وصایا دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ۔
گواہ شد۔ ڈاکٹر خورشید احمد وصیت نمبر ۱۹۲۰۹ خاوند موصیہ۔
گواہ شد۔ مبشر احمد ولد حکیم محمد ابراہیم صاحب مکان ۲۷/۲۱ دارالرحمت شرقی الف ربوہ۔

(باقی)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں نمائندگی کے بارہ میں فرمایا:-

"ہر جماعت کا کم از کم ایک نمائندہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ اجتماع میں ہماری پوری کی پوری جماعت کی نمائندگی ہونی چاہیئے۔"

قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر اپنی مجلس سے کم از کم ایک نمائندہ اجتماع میں ضرور بھجوائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان داخلہ

گورنمنٹ ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ پسرور روڈ۔ گوجرانوالہ

۲۰ راگست ۱۹۷۵ء تک درخواستیں موصول ہونی چاہئیں۔ انٹرویو ۲۸ راگست ۱۹۷۵ء صبح ۹ بجے تعلیمی اور چال چلن سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں۔ فارم دفتر پرنسپل سے دستی یا بذریعہ جوابی لفافہ حاصل کریں۔ میٹرک پاس طلباء کو ترجیح دی جائے گی۔ مڈل پاس بھی درخواستیں دے سکتے ہیں۔ ٹریڈ:- ڈائی میکنگ۔ الیکٹریکل وائنڈر۔ فونڈری ورک۔ کارپنٹری ورک۔ ہر فن کی تربیت کے لئے دو سال کی مدت مقرر ہے۔ مستحق طلباء کو ۳۰/- ماہوار گورنمنٹ کی طرف سے وظیفہ دیا جاتا ہے۔

(۲) سنٹر برائے سالڈ سٹیٹ فزکس پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس لاہور کیلئے خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے سینئر سٹینو گرافر۔ اکاونٹس کلرک۔ گلاس بلوئر۔ سٹور کیپر کی ضرورت ہے۔ ۳۰ راگست ۱۹۷۵ء تک درخواستیں پہنچ جانی ضروری ہیں تفصیل دیگر کوائف تنخواہ و معیار تعلیم کے بارہ میں ملاحظہ فرمائیں "نوائے وقت" مورخہ ۱-۸-۷۵۔

(ناظر تعلیم)

درخواستہائے دعا

۱- محترمہ طیبہ کوثر صاحبہ مساجد فنڈ کے لئے ۱۰/- روپے بھجواتے ہوئے درخواست کرتی ہیں کہ دیار غیر میں ان کے خاوند مکرم چوہدری بشیر الدین محمود صاحب کی حفاظت اور اعلیٰ ترقیات کے لئے دعا فرمائی جائے۔ پس احباب کرام ان دونوں کی صحت اور کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکیل المال اول)

۲- خاکسار ایک عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار چلا آرہا ہے۔ قارئین الفضل سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ٹھیکیدار) چراغ دین - دارالنصر ربوہ

قائدین اضلاع! کیا آپ کے ضلع کی تمام مجالس تدریجی بجٹ پورا کرچکی ہیں؟ (مہتمم مال)

امراض کی تکالیف اور اُنکے نتائج سے بچنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ انسان دوا بھی کرے اور خدا کے حضور بھی جُھکے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ نبوت ۱۳۵۱ ہش (۲۴ نومبر ۱۹۷۲ء) میں جماعت کو بیماری اور اس کے علاج کے بارے میں زرّیں نصائح فرمائی تھیں بغرض یاددہانی خطبہ مذکورہ میں سے چند اقتباسات احباب جماعت کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

"آجکل حضور ایدہ اللہ تشخیص وعلاج کی غرض سے انگلستان تشریف فرما ہیں احباب حضور کی کامل صحتیابی کے ساتھ جلد مراجعت اور صحت وعافیت والی لمبی زندگی کے لئے بخصوصیت سے دعائیں فرمائیں۔

بیماری کے ذکر میں حضور نے فرمایا:۔

"بیماری خواہ کسی بھی شکل میں ہو، وبائی شکل میں ہو یا روزمرہ کی اُن بیماریوں کی طرح ہو جو عام طور پر کسی نہ کسی کو ہوتی ہی رہتی ہیں۔ اصل شافی تو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ٥ (الشعراء: ۸۱) یعنی جب مَیں بیمار ہوتا ہوں تو وہ (اللہ) مجھے شفا دیتا ہے۔...... جہاں تک بیماری کے علاج کا تعلق ہے اور بیمار کی ذہنی کیفیت کا سوال ہے ہمیں دنیا میں تین قسم کے لوگ نظر آتے ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جو دائیں طرف جُھکے ہوتے ہیں، دوسرے وہ جو بائیں طرف جُھکے ہوتے ہیں اور تیسرے وہ جو صراطِ مستقیم پر قائم ہوتے ہیں۔ چنانچہ جو لوگ دائیں کو جھکے ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ شفا تو اللہ تعالیٰ نے دینی ہے اس لئے کسی دوا یا تدبیر کی کیا ضرورت ہے۔ اس کے مقابلہ پر جو لوگ بائیں کو جُھکے ہوتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ صرف دوا کافی ہے۔ دوا نے شفاء دینی ہے۔ ایسے لوگ خدا کا خانہ خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ اِن دو انتہاؤں کے درمیان جو لوگ صراطِ مستقیم پر قائم ہوتے ہیں یعنی اس سیدھی اور درمیانی راہ کو اختیار کرتے ہیں جس کا اُمَّةً وَّسَطًا میں ذکر ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس دُنیا کو پیدا کیا دوائیوں کو بھی اُسی نے پیدا کیا۔ اس لئے دوا نہ کرنا جہاں اُس کی نعمتوں کی ناشکری ہے وہاں دوا پر کلّی بھروسہ کرنا کُفر اور شرک ہے اور توحید کی راہ سے بھٹکنے کے مترادف ہے۔

پس جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ ہی نے شفا دینی ہے تو پھر دوا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اُن سے مَیں یہ کہونگا کہ پیٹ بھرنا بھی تو اللہ کا کام ہے لیکن کبھی تم نے یہ نہیں کہا کہ کھانا کھا کر کیا لینا ہے۔ پیٹ تو اللہ نے بھرنا ہے کبھی کسی آدمی نے یہ نہیں کہا کہ سردی سے اللہ نے حفاظت کر دی ہے اسلئے سردی کے موسم میں گرم کپڑے پہننے کی کیا ضرورت ہے......

اسی طرح جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ دوا شفاء دے گی (خواہ خدا تعالیٰ کی مشیت کچھ اَور ہو اور وہ شفاء نہ دینا چاہے) اس قسم کا خیال بھی غلط ہے۔ دوا صرف اس صورت میں شفاء دے گی جب اللہ تعالیٰ کا اُسے حکم ہوگا۔ اور ہم دوا کو اس لئے استعمال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دوا کو استعمال کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے مضامین کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لئے دوا پیدا کر دی ہے.....

پس یہ کہنا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ شافی ہے اس لئے کسی دوا کے استعمال کی ضرورت نہیں اسلامی تعلیم سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ ایسے لوگ دائیں طرف جُھکنے والے ہوتے ہیں۔......

اور بائیں طرف جُھکنے والے مریض سمجھتے ہیں کہ بس دوا لے لی ہے دعا کرنے کی ضرورت نہیں ہے یا اللہ کے فضل کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن جو شخص مومن ہے اور راہِ راست اور صراطِ مستقیم پر چلنے والا ہے وہ دوا کھاتا بھی ہے اور دوا پر بھروسہ بھی نہیں رکھتا۔ وہ دوا اسلئے کھاتا ہے کہ اُس کے رب نے اُسے کہا کہ تیرے لئے یہ دوا پیدا کی گئی ہے تو اُسے استعمال کر۔ دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرتی ہے۔ جو شخص بیماری کی حالت میں دوا استعمال کرتا ہے اور اپنے رب کے حضور عاجزانہ جُھکتا ہے اُسے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء بخشتا ہے۔

پس مَیں اپنی جماعت کو خصوصاً اور تمام بنی نوع انسان کو عموماً یہ نصیحت کرتا ہوں کہ امراض کی تکالیف سے، ان کے نتائج سے جو بسا اوقات موت کی شکل میں یا فالج کی شکل میں یعنی بعض دفعہ جسم کے معیّن حصّے کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں مثلاً جگر مستقل طور پر خراب ہو جاتا ہے ان سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ دوا کے علاوہ انسان اللہ تعالیٰ کے حضور جُھکے۔ اس سلسلہ میں مَیں اپنے احمدی دوستوں سے بالخصوص یہ کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حسبِ استعداد معرفت و عرفانِ ذات وصفاتِ باری عطا فرمایا ہے اس لئے نہ صرف خود بیماریوں سے بچنا ہے بلکہ دوسروں کو راہِ راست کی طرف لانا بھی ہمارا فرض ہے اس لئے جہاں دواؤں کو استعمال کرو وہاں دواؤں پر بھروسہ بھی نہ رکھو۔ کیونکہ دوائیں استعمال نہ کرنا خدا تعالیٰ کی ناشکری ہے اور دواؤں پر کلّی بھروسہ رکھنا اللہ تعالیٰ کی توحید کے خلاف ہے۔ اس لئے صراطِ مستقیم کو اختیار کرو۔ دواؤں وغیرہ کو استعمال کرو لیکن یہ نہ سمجھو کہ بس دواؤں کے نتیجہ میں شفاء حاصل ہوگی۔ شفاء اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملے گی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ اور اس حقیقت کو کبھی فراموش نہ کرو کہ

اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ٥

یعنی انسان اپنی غلطی سے بیمار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت یاب ہوتا ہے۔"

(الفضل مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۷۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح

میرے نانا محترم جناب ڈاکٹر احمد علی صاحب احمدی سابق صدر حلقہ دہلی گیٹ لاہور کے پوتے برادرم قریشی فائز محی الدین صاحب ایم۔ ایس سی ایجوکیشن افسر آف نائیجیریا مغربی افریقہ کا نکاح بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۷۵ء کو مبلغ بیس ہزار روپیہ مہر پر مولانا عبدالسلام صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے احمدیہ ہال کراچی میں محترمہ منور جہاں صاحبہ بی۔ ایس سی بنت محترم جناب مرزا عبدالرحیم صاحب بیگ ایڈووکیٹ کراچی کے ساتھ پڑھا۔

احباب سے گزارش ہے کہ اس رشتہ کے دینی اور دنیوی اعتبار سے ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک ہونے کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

محمود احمد ناصر ایم۔ اے
میرپور خاص سندھ

برائے فروخت

ایک عدد ریفریجریٹر فلپ
۷½ مکعب فٹ نئی حالت میں۔

زکیہ معرفت ڈاکٹر افضل حق صاحب
مکان ۲۸ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴